معاشیات سے متعلق
سوال وجواب

جوابات از شیخ مقبول احمد سلفی

اسلامک دعوۃ سنٹر مسرہ طائف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

معاشیات سے متعلق سوال وجواب

سوال(1):ایک مسئلہ یہ کہ کسی کمپنی کے جائزproducts سیل کرنے پر کمیشن دیا جاتا۔ایک لاکھ کا پروڈکٹ سیل کریں تو25 فیصداور 5 لاکھ کا سیل کریں تو40 فیصد کمیشن ملتا ہے اور اس کمپنی میں شامل ہونے کے لئے نقدا 70000 یا قسطوں میں 77000 ادا کرنا ہوتا ہے۔ کمپنی کے founder کے مطابق یہ investment ہے اور اس کے بعد training دی جاتی ہے اور ہاں بعد میں 70000میں سے آدھے سے زیادہ واپس بھی کر دیا جاتا ہے تو اس پراسیس میں کوئی غیر شرعی امر تو نہیں ہے رہنمائی فرمائیں گے۔

جواب: کسی بھی تجارت میں شامل ہونے اور اس کی مصنوعات بیچنے کے لئے ہمیں صرف جائز مصنوعات کو ہی نہیں دیکھنا ہے بلکہ اس کے اصول وضوابط اور منفعت کے حصول کا طریقہ کار بھی دیکھنا ہوگا۔صورت بالا میں اگر داخلہ فیس نہ ہوتی تو اس تجارت میں بحیثیت بائع یا مندوب بن کر تجارت کرنے اور نفع کمانے میں کوئی حرج نہیں تھا لیکن داخلہ فیس کی صورت میں ایک طرف ۷۰۰۰۰ ہے تو دوسری طرف منفعت مجہول ہے جس کی وجہ سے یہ تجارت قمار میں داخل ہے چاہے کچھ پیسے یا آدھے واپس ہی کیوں نہ کردئے جائیں۔آپ کسی کمپنی میں ستر ہزار اس لئے لگا رہے ہیں تاکہ اس بنیاد پر فائدہ حاصل کرسکیں اور آپ کا فائدہ یہاں مجہول ہے،یہی قمار بازی میں ہوتا ہے اس لئے کسی مسلمان کے لئے ایسی تجارت میں شامل ہونا جائز نہیں ہے۔ہاں اگر ۷۰۰۰۰ کی قیمت کا سامان تجارت خرید کر آپ اپنی خریدی ہوئی مصنوعات سے تجارت کرتے ہیں اور نفع کماتے ہیں تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال(2): میں سونے اور چاندی کی انگوٹھیاں بناتا ہوں، اس میں کچھ حصہ مصنوعی دھات اور نگینے کا بھی ہوتا ہے ۔ان انگوٹھیوں کو آگے تاجروں کو ادھار بیچتا ہوں پھر ہمیں کچھ دنوں بعد انگوٹھی کے وزن کے برابر خالص سونا وچاندی دیتے ہیں اس سونے وچاندی میں میری مزدوری اور مصنوعے دھات ونگینے کی قیمت بھی شامل ہوتی ہے، کیا یہ کاروبار جائز ہے؟

جواب: یہ کاروبار جائز نہیں ہے، اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ سونے وچاندی کو ادھار بیچا جاتا ہے جو کہ جائز نہیں ہے، سونا اور چاندی کا کاروبار نقد ہونا چاہئے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ انگوٹھی میں سونے وچاندی کے علاوہ بھی مصنوعی چیزیں ملی ہوتی ہیں یعنی سونے وچاندی کی مقدار کم ہوتی ہے جبکہ حاصل اس سے زیادہ کیا جاتا ہے ۔شرعی طورپر سونے کو سونے سے اور چاندی کو چاندی سے بیچتے وقت اتنی ہی مقدار میں سونا لیا جائے گا جتنی مقدار میں سونا تھا اور اتنی ہی مقدار میں چاندی لی جائے گی جتنی مقدار میں چاندی تھی۔رہا مزدوری کا معاملہ تو اس کو سونے وچاندی کی شکل میں مذکورہ صورت میں حاصل کرنا جائز نہیں ہے۔اس کاروبار کی ایک جائز صورت تو یہ ہے کہ آپ اپنی چیزوں کو تاجروں کے ہاتھوں نقدا بیچ دیں، ادھار نہ رہے۔دوسری صورت یہ ہے کہ جس قدر سونا اور چاندی استعمال ہوئے ہیں اسی قدر سونا وچاندی حاصل کریں اور مزدوری ومصنوعی دھاتوں کی قیمت الگ سے حاصل کریں ،وہ بھی نقد ادھار نہیں۔ایک تیسری صورت یہ ہوسکتی ہے کہ آپ اپنی چیزوں کا تاجروں کو وکیل بنالیں، مالک آپ ہی رہیں گے وہ آپ کے لئے بیچیں گے اور آپ انہیں بیچنے کے عوض جو کمیشن یا مزدوری دینا چاہیں دے دیں۔

سوال(3): ہمارے یہاں کسان پیاز وغیرہ کی مزدوری کرتے ہیں تو منڈی کے تاجروں سے کھیتی سے قبل اڈوانس رقم لے لیتے ہیں پھر پیاز کی کھیتی کے بعد ان تاجروں سے بازار سے کم قیمت پہ بیچتے ہیں کیونکہ ان سے اڈوانس لئے ہوتے ہیں، کیا یہ طریقہ درست ہے؟

جواب: اڈوانس کس حیثیت سے ہے وہ واضح نہیں ہے، کیا یہ بطور قرض ہے یا پھر پیشگی خریدگی کی رقم ہے؟ بطور قرض ہے تو بعد میں کم قیمت پر تاجر کا سامان خریدنا سود کہلائے گا لیکن پیشگی خریداری کی ادائیگی ہے تو اس کی صحیح شکل بیع سلم ہوگی ۔ اس کا طریقہ یہ ہوگا کہ تاجر کسان کو قبل از کھیتی پیاز ودوسرے سامانوں کی مواصفات کی تحدید کے ساتھ مکمل رقم دیدے اور جب کھیتی ہو جائے تو جتنے کیلو سامان کی قیمت پہلے ادا کی گئی ہے اتنا کیلو سامان تاجر کو مہیا کردے ۔ایسی صورت میں قیمت وہی مانی جائے گی جو کھیتی سے قبل طے ہوگئی تھی چاہے بازار میں فروختگی کے وقت جو بھی قیمت ہو۔

سوال(4): کچھ لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ بغیر اجازت وہ کسی مکتبہ کی کتابوں کی تصاویر لیکر بیچنے کی نیت سے انٹرنیٹ پہ تشہیر کرتے ہیں، جب کسی خریدار کی طرف سے مانگ ہوتی ہے تو وہ مکتبہ والوں سے خرید کر آگے انٹرنیٹ کے خریدار کو زیادہ قیمت پہ فروخت کرتے ہیں، شرعا اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: کتاب بیچنے کی جائز شکلیں تین ہو سکتی ہیں، ایک تو یہ ہے کہ پہلے خود کتاب خرید کر اور اس کو قبضے میں لیکر مالک بن جائیں پھر آگے بیچیں۔ دوسری شکل یہ ہے کہ بائع کی طرف سے وکیل یا کمیشن ایجنٹ بن کر بیچیں یعنی وہ آپ سے یہ کہے کہ فلاں کتاب آپ کو سو روپے میں دیتا ہوں آپ آگے جتنے پر بیچیں یا یہ کہ کتاب کی تعداد یا قیمت کے اعتبار سے کمیشن متعین کرلیں۔ایک تیسری شکل یہ ہے کہ آپ مشتری کی طرف کمیشن ایجنٹ بن کر کتاب بیچیں۔ یہاں جو صورت ہے وہ شرعی لحاظ سے جائز نہیں ہے، بیچنے والا کتابوں کو اس طرح بیچ رہا ہے جیسا کہ

وہ ان کتابوں کا بر وقت مالک ہے اور وہ کتاب اس کے پاس موجود ہے جبکہ حقیقت میں وہ کتاب اس کے وقت پاس موجود نہیں ہوتی ہے۔اسلام نے ہمیں ایسی چیز کو بیچنے سے منع کیا ہے جس کے ہم مالک نہیں ہیں۔

سوال(5): کئی کرکٹ ٹیم مل کر ٹورنامنٹ کھیلتی ہے،اس ٹورنامنٹ میں شریک ہونے والی تمام ٹیمیں داخلہ فیس جمع کرتی ہیں،اسی داخلہ فیس سے جیتنے والی ٹیم کوانعام دیاجاتاہے کیا یہ صحیح ہے؟

جواب:اس طرح کاٹورنامنٹ جواکی قسم سے ہے کیونکہ ایک طرف رقم معروف و متعین ہے جبکہ دوسری طرف فائدہ مجہول ہے یعنی شرکت کرنے والی ٹیم جتنی رقم لگارہی ہے ہوسکتاہے وہ رقم ہار جائے یاہوسکتاہے اس سے کئی گنا جیت لے یہی حال جواکاہے اس لئے یہ عمل صحیح نہیں ہے۔

سوال(6): سپاری(چھالیہ)جو پان میں کھائی جاتی ہے اس کاکاروبار کرناکیساہے؟

جواب: عموماسپاری کااستعمال پان اور مختلف قسم کے گٹکھوں میں ہوتاہے اور یہ دونوں چیزیں جسم کو مختلف قسم کی بیماریوں میں مبتلا کرنے والی ہیں بلکہ موت کے دہانے پر پہنچانے والی ہیں، یہ بغیر دھوئیں والا سگریٹ ہے مگر نقصان میں سگریٹ سے بھی بڑھ کرہے حتی کہ جوکوئی میٹھی سپاری یاصرف سادہ سپاری کھاتاہے وہ بھی سپاری کے نقصانات اٹھاتاہے ،اس میں بدبو کے علاوہ دانتوں کے سڑنے اور جھڑنے کا چالیس فیصد امکان بڑھ جاتا ہے۔محض سپاری سے سیکڑوں قسم کی زہریلی اشیاء تیار کی جاتی ہیں اور روزانہ ان کے سبب بے شمار اموات ہوتی ہیں گویاسپاری کاایک کاروباری ہزاروں انسان کا قاتل ہے۔یہی وجہ ہے کہ ایک طرف جہاں طبّی رپورٹ چھالیہ کو مضر بتلاتی ہے تودوسری طرف کئی ممالک میں اس پر پابندی بھی عائدہے اس لئے ایک مسلمان کے لئے سپاری کا کاروبار کرناجائز نہیں ہے،ہاں اگراس کاکوئی مثبت استعمال ہومثلابطورعلاج توبس اسی قدراستعمال کی گنجائش

ہو گی۔

سوال(7): میں نے کپڑے کی دوکان کھولی ہے اور میرا ارادہ یہ ہے کہ شرعی طور پر کاروبار کروں، اس لئے مجھے یہ بتائیں کہ کپڑوں پر کتنا نفع لے سکتے ہیں، کیا اسلام نے کوئی قید لگائی ہے؟

جواب: اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کے کاروبار میں برکت دے اور آپ کو اور تمام مسلمانوں کو حلال طریقے سے تجارت کرنے اور حلال روزی کھانے کی توفیق دے۔

آپ نے سوال کیا ہے کہ سامان تجارت پر خرید ریٹ سے کتنا زیادہ منافع لے سکتا ہوں اس کا جواب یہ ہے کہ سامان تجارت میں نفع لینے کی کوئی حد مقرر نہیں ہے، یہ بازار کے اتار وچڑھاؤ پر منحصر ہے اس لئے آپ حالات کے مطابق اپنے سامان کی جو قیمت لگانا چاہیں لگا سکتے ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابوداؤ، ترمذی اور ابن ماجہ وغیرہ میں ہے انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! گرانی بڑھ گئی ہے لہٰذا آپ (کوئی مناسب) نرخ مقرر فرما دیجئیے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نرخ مقرر کرنے والا تو اللہ ہی ہے، (میں نہیں) وہی روزی تنگ کرنے والا اور روزی میں اضافہ کرنے والا، روزی مہیا کرنے والا ہے، اور میری خواہش ہے کہ جب اللہ سے ملوں، تو مجھ سے کسی جانی ومالی ظلم وزیادتی کا کوئی مطالبہ کرنے والا نہ ہو (اس لیے میں بھاؤ مقرر کرنے کے حق میں نہیں ہوں)۔

تجارت میں اصل یہ ہے کہ جھوٹ نہ بولا جائے، دھوکہ نہ دیا جائے، سامان کا عیب نہ چھپایا جائے، حرام چیز نہ بیچی جائے، سامان روک پر نرخ چڑھنے کا انتظار نہ کیا جائے بلکہ ایک امانتدار تاجر کی طرح تجارت کی جائے۔

سوال(**8**): کیافارماسسٹ اپناسرٹیفکیٹ کرایئے پردے سکتاہے،اس کاطریقہ یہ ہے کہ میڈیکل(دواکی دوکان /فارمیسی)چلانے کیلئے حکومت کی جانب سے ایک سرٹیفکیٹ لگتی ہے جس کیلئے دوسالہ کورس D-Pharm یا چارسالہ کورس B-Pharm کرناہوتاہے۔سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے بعد فارماسسٹ حکومت کی جانب سے دوسرے کے میڈیکل پراپناسرٹیفکیٹ فارماسسٹ(ملازم)کے طورپرلگاسکتاہے جس کی ڈیوٹی 8 گھنٹے ہوتی ہے یہاں تک تودرست ہے البتہ اگرکوئی فارماسسٹ صرف اپنی سرٹیفکیٹ لگائےاوروقت نہ دے یعنی سرٹیفکیٹ کرائےپردےتوکیساہے؟

جواب: جس نے فارمیسی ڈپلومہ کیاہوتاہے وہ میڈیکل اسٹورکھولنے کامجاز ہوتاہے مگرآج کل ہندوپاک سمیت بہت سارے ممالک میں دیکھاجاتاہے کہ کسی فارماسسٹ کی ڈگری پہ دوسرا شخص مارمیسی کھولتاہےاورفارماسسٹ کوبغیرعمل کے محض ڈگری کے بدلے میں طے شدہ رقم دی جاتی ہے۔اس طرح کسی فارماسسٹ کااپنی ڈگری کرائےپہ دیناجائزنہیں ہے کیونکہ یہ ڈگری(شہادۃ یعنی گواہی)فارماسسٹ کی ذاتی اہلیت کی گواہی ہے۔کسی کام کی اہلیت ایسی چیزنہیں ہے جس کوہم کسی غیرکے حوالے کرکے اس سے کرایہ وصول کرسکیں۔اس عمل میں جھوٹ اوردھوکہ شامل ہے۔

مذکورہ بالاسوال کی نوعیت یہ ہے کہ کوئی فارماسسٹ اپنی ڈگری کسی فارمیسی کوکرائےپردیتاہے مگروہاں عمل نہیں کرتااس کاکیاحکم ہے؟اس کاوہی جواب ہے جواوپردیاگیاہےیعنی اس میں بھی وہی جھوٹ اورفریب ہے۔ فارمیسی کی اس ڈگری پہ ظاہرسی بات ہے کسی دوسرے فردکومزدوری کرنے کے لئے رکھائےگاجوسراسرجھوٹ اورفریب ہے،جب وہ ڈگری فارمیسی میں کام والے کی نہیں ہے تووہ کیسے اس بنیادپہ وہاں کام کرسکتاہے،یہ تو محض اہلیت کی گواہی ہےاوراس شخص کے حق میں ہے جس نے اسے حاصل کیاہے۔بہت سے انجینئرحضرات

بھی کمپنیوں کو اس طرح اپنی ڈگری کرائے پر دیتے ہیں۔ مصر کے سلفی عالم دین جنہوں نے جامعہ اسلامیہ مدینہ سے تعلیم حاصل کی پھر کویت کے مدرسہ اور جمعیۃ احیاء التراث الاسلامی سے منسلک ہوئے ان سے سوال کیا گیا کہ کیا ڈگریوں کو کرائے پر دینا جائز ہے بطور خاص طبّی سرٹیفکیٹ کو فارمیسی کے لئے دینا، کبھی وہ وہاں کام کرتا ہے اور کبھی کام نہیں کرتا بلکہ سرٹیفکیٹ کی اجرت لیتا ہے؟ توانہوں نے جواب دیا کہ غیر کو دے کر اس قسم کی ڈگریوں کے ذریعہ تجارتی لائسنس حاصل کرنا اور اجرت لینا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ عمل جھوٹ اور دجل میں سے ہے۔

ذرا غور کریں کہ ایک فرد کی وجہ سے کم از کم تین افراد (سرٹیفکیٹ دینے والا، لینے والا اور اس پر کام کرنے والا) گنہگار ہورہے ہیں اس لئے آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ جھوٹ اور فریب والا کام نہ کریں، اللہ کا فرمان ہے: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔ اور رسول اللہ نے فرمایا کہ جو دھوکہ دیتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

آپ کے لئے دو ہی راستے ہیں یا تو اپنی فارمیسی کھولیں یا جس جگہ اپنی ڈگری لگا رہے ہیں وہاں کام کریں اور کام کے عوض مال کمائیں۔

سوال(9): آج کل اکثر مقامات پر لوگ کمیٹی ڈالتے ہیں، اس کمیٹی میں ایک شخص حساب وکتاب کے لئے متعین ہوتا ہے ایسے شخص کا اجرت لینا جائز ہے جبکہ کمیٹی والے راضی ہوں اور یہ اجرت لوگوں کے جمع شدہ مال سے کاٹ لی جاتی ہے

جواب: جب سارے ممبران اس بات پر راضی ہوں کہ کمیٹی کا حساب وکتاب کرنے والا شخص ماہانہ یا سالانہ اتنی رقم لے گا اور وہ لوگوں کے حساب وکتاب سے ان کے علم ورضامندی کے ساتھ اپنی اجرت ماہ بہ ماہ یا سالانہ حسب اتفاق کاٹ لیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال(10):انٹرنیٹ پر ایسی بہت ساری کمپنیاں ہیں جن کا ممبر بن کر نفع کمایا جاتا ہے، ہر ممبر بننے والا اپنے نیچے ممبر بناتا چلا جاتا ہے اور نفع اوپر سے لیکر نیچے تک تمام درجات کے ممبران کو ملتا ہے، ساتھ ہی یہ بات بھی واضح رہے کہ اس میں شامل ہونے کے لئے مقررہ قیمت تک کا سامان خریدا جاتا ہے جو بازار ریٹ سے مہنگا بھی ہوتا ہے اور کتنے سامان ضرورت کے قابل بھی نہیں ہوتے،ایسی کمپنی میں شمولیت اختیار کرکے روپیہ کمانا کیسا ہے؟

جواب: مذکورہ کمپنی کو ملٹی لیول مارکیٹنگ کہا جاتا ہے اس پر مفصل مضمون میرے بلاگ پر موجود ہے، یہاں مختصرا یہ عرض کردوں کہ ایسی کمپنیوں میں نہ شمولیت اختیار کرنا جائز ہے اور نہ ہی متعدد طبقات کے ممبران کی محنت کھانا جائز ہے کیونکہ یہاں سامان خرید کر کمپنی کا ممبر بنا جاتا ہے جس کے مقابلے میں نفع متعین نہیں ہے اس لئے سرے سے اس میں شرکت جائز نہیں ہے اور اپنی محنت سے جوڑنے والے اشخاص کے علاوہ دوسرے افراد کی ممبر سازی کا منافع لینا بھی جائز نہیں ہے۔

****

نوٹ:اسے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی شیئر کریں۔

مزید دینی مسائل،جدید موضوعات اور فقہی سوالات کی جانکاری کے لئے وزٹ کریں ۔

Maquboool Ahmed
SheikhMaqubolAhmedFatawa.
00966531437827
Maquboolahmad.blogspot.com
islamiceducon@gmail.com
Online fatawa salafia Maqbool Ahmed salafi

23 December 2020